اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان......تاریخ کے آئینے میں

......۸......

محمد سیف اللہ نوید
معاون ناظم مرکزی دفتر وفاق

مالاکنڈ ڈویژن میں نئے ڈیٹا فارم اور خیبر پختونخوا میں نئے رجسٹریشن فارم کی تقسیم:

مالاکنڈ ڈویژن کے مدارس پر فوج کی جانب سے پابندی عائد کی گئی تھی کہ بین الاضلاعی سطح پر مدارس دینیہ میں طلبہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے، یعنی طلبہ و طالبات ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں تعلیم کے لئے نہیں جاسکتے۔ چنانچہ 29 جولائی 2017ء کو سرکٹ ہاوس سوات میں بریگیڈیئر جناب ظفر اقبال صاحب کے ساتھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صوبائی ناظم خیبر پختونخوا حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی قیادت میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے ستائیس رکنی وفد نے ملاقات کی اور الحمد للہ اس حوالے سے مذاکرات کے بعد انہیں قائل کر کے یہ پابندی ختم کروائی گئی۔

اس کے بعد فوج کی جانب سے مالاکنڈ ڈویژن کے مدارس کے طلبہ کے کوائف جمع کرنے کے لئے کئی صفحات پر مشتمل ایک نیا فارم بھجوایا گیا تھا۔ اس حوالے سے بھی 16 اکتوبر 2017ء کو اتحادِ تنظیمات مدارس کے نمائندگان نے سوات سرکٹ ہاوس میں بریگیڈ ئیر اویس دستگیر صاحب کے ساتھ نئے ڈیٹا فارم کے حوالے سے مذاکرات کئے۔ وفد نے سیکورٹی فورسز کی طرف سے جاری کردہ طویل فارم میں اصلاحات کی تجویز دی جس کو بریگیڈ ئیر صاحب نے تسلیم کر کے نئے مختصر اور آسان فارم بنانے پر اتفاق کیا۔ مذاکرات میں طے ہوا کہ مدارس ضلعی مسؤل سے فارم وصول کریں گے اور بروقت پُر کر کے مسؤل کے حوالے کریں گے۔ سال میں صرف ایک مرتبہ ڈیٹا فارم جمع کیا جائے گا۔ بنات کے مدارس کے ڈیٹا فارم کے متعلق طے پایا کہ فارم میں طالبات کے نام نہیں لکھے جائیں گے۔ بلکہ بنت فلاں لکھ کر مزید معلومات سرپرست سے لی جائیں گی، یہ بھی طے ہوا کہ اس سال بھی ڈیٹا نئے فارم پر اکٹھا کیا جائے گا۔

اکتوبر 2017ء میں خیبر پختونخوا کی صوبائی حکومت نے صوبہ کے تمام تعلیمی بورڈز کی وساطت سے دینی مدارس کی رجسٹریشن کے سلسلے میں 10 صفحات پر مشتمل پرفارما تمام مدارس کو ارسال کیا تھا۔

اس حوالے سے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کی قیادت بالخصوص حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم کی ہدایت پر''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' کے ایک صوبائی سطح کے وفد نے متعلقہ صوبائی حکام سے مختلف ملاقاتیں کی۔ اس وفد کی سربراہی حضرت مولانا حسین احمد صاحب زیدمجدہم نمائندہ اتحاد تنظیمات مدارس و صوبائی ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے فرمائی۔

صوبائی محکمہ تعلیم کے ساتھ یکم نومبر 2017ء کو اجلاس ہوا، جس میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نمائندگان نے صوبائی حکومت کی جانب سے دینی مدارس کی رجسٹریشن کے طریقہ کار پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے قانون سازی کے بغیر دینی مدارس کی، تعلیمی بورڈز کے ساتھ رجسٹریشن کو حکومت کا غیر سنجیدہ طرز عمل قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔

وفد نے کہا کہ تعلیمی بورڈز کی جانب سے بھیجا جانے والا پرفارما وفاقی وزارت مذہبی امور کی جانب سے جاری کردہ ہے۔ اگر مدارس کی رجسٹریشن محکمہ تعلیم نے کرنی ہے تو متعلقہ محکمہ ہی رجسٹریشن فارم جاری کرنے کا پابند ہے۔ وزارت مذہبی امور کے رجسٹریشن فارم پر محکمہ تعلیم کی رجسٹریشن چہ معنی دارد؟

تعلیمی بورڈ کی جانب سے ارسال کردہ یہ رجسٹریشن فارم مجوزہ ہے، فارم ڈائزئن کرتے وقت اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ اس لیے مجوزہ فارم کے بارے میں اتحاد تنظیمات کے ذمہ داران سے مشاورت کر کے ان کی بعض جائز ترمیمات کو تسلیم کیا جائے۔

چنانچہ صوبائی حکومت کی طرف سے ارسال کئے گئے حکم نامہ پر تفصیلی گفتگو کی گئی کہ صوبائی حکومت نے اتحاد تنظیمات مدارس کو اعتماد لئے بغیر حکم نامہ جاری کیا ہے کہ صوبہ بھر کے مدارس، محکمہ تعلیم سے رجسٹریشن کروائیں، جس کے لئے صرف ایک مہینہ کا وقت رکھا ہے۔

فارم وزارت مذہبی امور کا ہے اور رجسٹریشن محکمہ تعلیم کرے گا۔ حالانکہ محکمہ تعلیم کے بورڈوں کا دائرہ کار صرف ایف اے تک ہوتا ہے جبکہ مدارس دینیہ کی سند کا معادلہ ایم اے عربی ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے...... ان ساری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت غیر سنجیدہ ہے اور شاید ان کے پیچھے اور عوامل ہوں۔ صوبائی حکومت کو چاہئے کہ اتحاد تنظیمات مدارس کے سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لیں۔

اسی حوالے سے ایک اجلاس 04 نومبر 2017ء کو خیبر پختونخوا میں مدارس کو محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹریشن

کے حوالے سے اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان اور محکمہ تعلیم کے افسرانِ بالا کے درمیان پشاور بورڈ کے چیئرمین جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کی سربراہی میں منعقد ہوا۔ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے وفد کی قیادت وفاق المدارس کے صوبائی ناظم حضرت مولانا حسین احمد صاحب زیدمجدہم نے کی۔ اس موقع پر انہوں نے محکمہ تعلیم کے حکام پر واضح کیا کہ گو کہ یہ ایک مثبت قدم ہے تاہم اس میں بہت سی تفصیلات طے ہونا باقی ہیں۔ جن میں رجسٹریشن کا طریقہ کار، امتحانات اور وفاقوں کی اسناد کا معادلہ شامل ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اتحاد تنظیمات مدارس کے مرکزی قائدین کو اعتماد میں لیا جائے۔ انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے وسیع سطح پر قانون سازی کی ضرورت پر زور دیا اور یہ سوال اٹھایا کہ مدارس کی رجسٹریشن 1860 کے سوسائیٹیز ایکٹ کے تحت محکمہ صنعت وحرفت سے ہو رہی ہے۔ اس قانون میں 2005 میں ترمیم ہوئی جس کو قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں سے منظور کرایا گیا یہی قانون تاحال نافذ العمل ہے، نہ ہی اس کو منسوخ اور نہ معطل کیا گیا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی ترمیم زیرِ غور ہے۔ اس قانون کے ہوتے ہوئے محکمہ تعلیم کے ساتھ مدارس کی رجسٹریشن کیسے ہوسکتی ہے؟ جبکہ تاحال اس ضمن میں کوئی قانون سازی نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹریشن کے لیے وزارتِ مذہبی امور کے فارم بھیجے گئے ہیں جو مجوزہ ہیں اور جن پر ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ دوسری بات یہ کہ وزارتِ مذہبی امور کے فارموں پر وزارتِ تعلیم کے ساتھ کس بنیاد اور ایجنڈا پر رجسٹریشن ہوسکتی ہے؟ اس میٹنگ میں حکومتی وفد کو مشورہ دیا گیا کہ وہ رجسٹریشن کے متعلق تمام تر تفصیلات اتحادِ تنظیمات مدارس کے مرکزی قائدین کے ساتھ طے کریں۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ اس حوالے سے جلد از جلد اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے مرکزی قائدین کے ساتھ ایک میٹنگ کا انعقاد کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا اہم ترین نکات کے علاوہ بے شمار ایسی خدمات ہیں جو اتحاد تنظیمات مدارس کے فورم سے دینی مدارس، علماء کرام اور طلبہ کے لئے انجام دی گئی ہیں۔

گزشتہ دنوں صوبہ پنجاب میں ایجوکیٹر بھرتی کے سلسلہ میں حکومت پنجاب نے دینی مدارس کے طلبہ کے ساتھ امتیازی رویہ اختیار کیا تھا، اطلاعات موصول ہونے پر اس حوالے سے اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے پلیٹ فارم سے بھرپور آواز اٹھائی گئی۔ اتحاد تنظیمات مدارس کے ناظم اعلیٰ پروفیسر مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب مدظلہم اور ترجمان اتحاد تنظیمات و ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حالندھری صاحب مدظلہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب میاں محمد شہباز شریف صاحب کو اپنے الگ الگ مراسلات میں اس جانب متوجہ کیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے 2013ء کے لئے نئی ریکروٹمنٹ پالیسی کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے، جس کے تحت SES (عربی) کے لئے شہادۃ العالمیہ کے ساتھ بی اے کی شرط عائد کی گئی ہے۔ یہ اضافی شرط ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے نوٹیفکیشن کے خلاف ہے، ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلے پر ہمدردانہ غور فرمائیں اور ریکروٹمنٹ پالیسی 2013ء کے لئے جاری کردہ مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کا تصحیح نامہ جاری فرمائیں اور محکمہ تعلیم کی حالیہ ایجوکیٹر بھرتیوں کے لئے عربی و اسلامیات کے لئے'' شہادۃ العالمیہ'' کی سند کو قبول کیا جائے۔ اگر حکومت پنجاب شہادۃ العالمیہ کی اسناد کے حامل عربی و اسلامیات کے اساتذہ کی سلیکشن کے بعد بعض جدید مضامین (انگلش و معاشیات وغیرہ) کا کوئی ریفریشر کورس کرانا چاہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں''۔

ان مراسلات کے ساتھ ساتھ ہائیر ایجوکیشن کمیشن اور مختلف یونیورسٹیوں کے نوٹیفکیشن بھی ثبوت کے طور پر ارسال کئے گئے اور اس حوالے سے قائدین اتحاد نے بذریعہ ٹیلی فون بھی متعلقہ حکام سے رابطہ فرما کر کوششیں فرمائیں۔ الحمدللہ یہ کوششیں بارآور ثابت ہوئی اور مدارس کے فضلاء کی اسناد کو قبول کیا گیا۔

صوبہ سندھ میں سروے فارم کی تقسیم اور اتحاد تنظیمات مدارس کا موقف:

اسی طرح صوبہ سندھ میں مدارس و مساجد کے سروے کے عنوان سے ایک سروے فارم مدارس سے پر کروانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس حوالے سے ترجمان اتحاد تنظیمات مدارس و ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے ہوم سیکرٹری سندھ کو اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی جانب سے 20 فروری 2018ء کو درج ذیل مکتوب ارسال فرمایا:

''صوبہ سندھ میں کسی طے شدہ پالیسی کے بغیر جاری مدارس و مساجد کے حالیہ سروے کے حوالے سے دینی مدارس و مساجد میں انتہائی بے چینی و اضطراب پایا جا رہا ہے، مدارس کے کوائف نامہ (سروے فارم) کے طریقہ کار و پالیسی کو متعین و مرتب کرنے کے حوالے سے اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے وفاقی حکومت سے مذاکرات جاری ہیں، جس میں ابھی بہت سے امور طے ہونا باقی ہیں۔

میری آنجناب سے گزارش ہے کہ جب تک وفاقی حکومت کے ساتھ مدارس کے کوائف نامہ (سروے فارم) جمع کرنے کے حوالے سے کوئی واضح متفقہ پالیسی و طریقہ کار طے نہیں پا جاتا اس وقت تک پولیس، رینجرز اور سیکورٹی ایجنسیوں کی جانب سے پر فارمے تقسیم کرنے کے سلسلہ کو روکا جائے۔''

(جاری ہے)